الموازنہ فی الاصول القانون

ایک رخ ——— مغربی تصور

ثناء اللہ نور غوری - ایڈووکیٹ - ایم اے سیاسیات - ایل ایل بی
ڈی - سی جے ، ایل ایل ایم

لفظ جیورس پروڈنس (Jurisprudence) کو اردو میں اُصولِ قانون کہتے ہیں - یہ گرائمر کے اعتبار سے اسم ہے[1] - لفظ جیورس پروڈنس (Jurisprudence) لاطینی زبان کے لفظ (Jurisprudentia) سے ماخوذ ہے - جس کے معنی قانونی سوجھ بوجھ یا قانونی علم یا قانون کے علم کے ہیں[2] - دراصل یہ دو الفاظ (Juris) اور (Prudence) کا مرکب ہے - لفظ جیورس پروڈنس کے معنی تو جاننے سمجھنے یا علم کے ہیں - اِس بات پر سبھی کا اتفاق ہے ، لیکن اختلاف صرف لفظ (Juris) پر ہے - اس بارے میں دو نظریات پائے جاتے ہیں اور یہ دونوں نظریات ایک دوسرے سے کافی حد تک مختلف معنی دیتے ہیں -

پہلے نظریہ کے مطابق جیورس کے معنی قانون کے ہیں - اس طرح منجملہ لفظ جیورس

---

[1] قانونی لغت ص ۳۱۴ - از ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن -

[2] جیورس پروڈنس ص ۱ - از راجہ سید اکبر -

پروڈنس کے معنی یہ ہوتے ہیں ۱۔ قانونی سوجھ بوجھ ۲۔ قانون کی تحقیق ۳۔ قانون کا فلسفہ ۴۔ علم قانون۔

دوسرے نظریہ کے مطابق لفظ JURIS انگریزی کے JURIST کا مخفف ہے جس کے معنی ماہر قانون کے ہیں اور اس اعتبار سے لفظ جیورس پروڈنس کے چار معنی ہیں: ۱۔ ماہر قانون کی رائے ۲۔ ماہر قانون کا علم ۳۔ قانون دان کے خیالات۔ ۴۔ ماہرین قانون کے فتوے۔

کولنگ انسائیکلوپیڈیا نے اس لفظ کو یوں بیان کیا ہے:

Study of general nature of law, its principal functions and concepts and theory of justice. [۱]

مغربی اصول قانون کا ارتقاء مغربی اصول قانون کا سلسلہ ترویج و ارتقاء برطانیہ سے چلا اس کی وجہ رومیوں کا برطانیہ پر قبضہ ہے جو کہ (55BC — 144AD) تک رہا۔ اپنے ان سابقہ آقاؤں کو برطانیہ کے عوام نے یوں خراج تحسین پیش کیا کہ اُن کے علم و فن کو ارتقاء دیا اور اُن کے نظریات کو پروان چڑھایا، یعنی اس موضوع پر اصل ابتدائی کام رومیوں نے کیا۔ اور بہت کیا۔ اس زمانے میں مفکرین کو معاشرہ میں اہم مقام حاصل تھا اور ان کی رائے کی اہمیت مسلمہ تھی۔ تیسری صدی عیسوی تک تو عام قاعدے اور رواج کے مطابق معاشرہ کا کام سرانجام پاتا تھا۔ اور ماہرین قانون کی وہ حیثیت نہ تھی جو کہ تیسری صدی عیسوی کے بعد ہوئی۔ تیسری صدی کے بعد ماہرین و مفکرین نے قانون کو ہر لحاظ سے متاثر کیا۔ گو اس زمانے میں مجسٹریٹ اور جج بھی ہوتے تھے لیکن مفکرین کی رائے اُن کے لیے اور عوام کے لیے رہنما لکیر کا کام دیتی تھی۔ کسی بھی فیصلے کے بارے میں بہر طور اُن کی رائے کو اہمیت حاصل ہوتی تھی کیونکہ وہ لوگ

---

[۱] کولنگ ماڈرن انسائیکلوپیڈیا ان کلر۔ ص ۳۰۶۔ مطبوعہ لندن۔ گلاسکو۔

جیورسٹ تھے اور قانون کے ہر پہلو پر اُن کی دسترس ہوتی تھی۔ ان کے حوالے سے جو علم وہاں سے پھیلا وہ جیورسٹ کا علم یعنی جیورس پروڈنس کہلایا۔ بعد میں ان کو کلیدی آسامیوں پر فائز کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ اور اس طرح حکومتی معاملات میں ماہرینِ علوم کا دخل پیدا ہوا۔ اور حکومتی اُمور وقت کے ساتھ ساتھ سدھرتے چلے گئے۔ پھر جیسا کہ تاریخ کے حوالے سے یہ بات ہم تک پہنچتی ہے کہ رومیوں کا علم ہر زمانے کے لیے، ہر دَور کے لیے، ہر قسم کے حالات کے لیے ایک مثالی نمونہ تھا اور مسلم و غیر مسلم دُنیا نے ہر دَور میں اس سے استفادہ کیا اور اس کی وجہ رُومی مفکرین تھے۔

The jurist was the central figure in the Roman legal system, since statute law was relatively unimportant in the private law and niether magisterates nor judges were necessarily or normally learned in the law. The jurist influenced the law at every stage. He assisted the private citizons by drafting legal terms for legal transaction........... etc. [1]

---

٥ ایک حد تک تو یہ بات صحیح ہے کہ دنیا میں ہر قوم اور تہذیب دوسری قوم اور تہذیب سے استفادہ کرتی ہے مگر اس سلسلے میں مغرب اور مغرب زدہ اصحاب کا پروپیگنڈا حد سے تجاوز کر گیا ہے۔ نظریات تو یہاں تک بھی سامنے آئے کہ اسلامی قانون و فقہ کی تشکیل رُومی اثرات کے تحت ہوئی۔ ایسی صورت میں بات بہت احتیاط سے کرنا ضروری ہے بلکہ ساتھ کے ساتھ غلط باتوں کی تردید ہو جانی چاہیے۔

[1] دی آکسفورڈ کلاسیکل ڈکشنری ص ۵۰۰۔ مطبوعہ کلارینڈن پریس ۱۹۷۰ء، لندن۔

مغربی اصولِ قانون کو گیارھویں صدی سے سولہویں صدی تک تقویت نہ مل سکی۔ سولہویں صدی میں اس علم کی حیثیت دوبارہ اجاگر ہوئی۔ اور اس کو کسی حد تک اخلاقیات سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی گئی۔ ماہرین نے اس علم کو مابعد الطبیعیاتی اور اخلاقی اقدار سے مربوط کرنے کی کوشش کی۔ یہ سلسلہ اٹھارھویں صدی تک جاری رہا۔ ڈچ فلسفی ہیگو گروشش (1588ء-1645ء) جرمنی فلسفی کانٹ (1724-1804ء) ہیگل (1770-1831ء) اور سکیلنگ (1775-1844ء) کا نام بطور خاص اس سکول کے زمرے میں لیا جا سکتا ہے۔ سیونی (1779-1861ء) نے اس علم کی بنیاد بطور تاریخی فلسفہ کے ڈالی اور اس کے بعد سے اسے اس کے ارتقاء کے ناطے سے جاننے کی ابتداء تاریخی انداز سے ہوئی۔ برطانوی مفکر بینتھم (1791-1832ء) نے اسی علم کے متعلق تحلیلی مکتبۂ فکر کی بنیاد ڈالی۔ اس مدرسہ کے مطابق قانون کے اصولوں کو سمجھنے کے لیے موجودہ قوانین پر پوری طرح توجہ دینی چاہیے۔ بعد میں بینتھم نے اس کو اخلاق سے گڈمڈ کر دیا۵۔ جان آسٹن (1791-1859ء) نے تحلیلی مکتبۂ فکر کو بامِ عروج تک پہنچایا۔ اسی سکول سے ہالینڈ اور سالمنڈ کا تعلق ہے، لیکن انہوں نے اس کے صرف چند پہلوؤں پر ہی طبع آزمائی کی ہے۔ ان کا شمار موجودہ مفکرین کی صف میں بطور ماڈرن جیورسٹ کے ہوتا ہے۔ سالمنڈ کی جیورس پروڈنس کو اس سلسلے میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ موجودہ دور کی تمام مغربی اصولِ قانون کی کتب اسی فلسفہ کی عکاسی کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں، بلکہ اس کی تشریح و تفسیر بیان کرتی ہیں۔ اصولِ قانون کا ارتقاء جس انداز سے (1951-1980ء) کے درمیانی عرصہ میں ہوا، اتنا پہلے کسی بھی صدی یا صدی کے کسی بھی حصہ میں نہیں ہوا۔ ڈی لوڈ۔ کیمبل۔ ڈیاس۔ گوڈ ہارٹ۔ ہارٹ۔ جالوز، مورس، پاتون۔ پاؤنڈ۔ شیپرو سالمنڈ۔ واٹ لی فٹز رالڈ اور ایل بی کرزن، یہ وہ مفکرین ہیں جنہوں نے اصولِ قانون کو بامِ عروج تک پہنچایا۔

۵ الفاظ "گڈمڈ کر دیا" سے مغرب کے لادینی طرزِ فکر کا اظہار ہوتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نگاہ سے قانون اور اخلاق کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ (ن۔ ص)

اصولِ قانون پر جو کچھ کام ۱۹۵۰ء تک ہوا تھا اسی کو ان مفکرین نے تحقیقی انداز سے آگے بڑھایا ہے۔ ان مفکرین نے اصولِ قانون کو سلسلہ وار ترتیب دے کر آنے والی نسلوں کے لیے سرمایہ قانون کے شعبے میں اہم ترکہ چھوڑا ہے۔ موجودہ دَور کو اگر اصولِ قانون کے عروج کا زمانہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ یہی وہ دَور ہے کہ جس دور میں اس شعبہ کی اہمیت تمام دُنیا میں اجاگر ہوئی ہے اور ساری دُنیا نے اس علم کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ اُصولِ قانون اتنا وسیع و عریض موضوع ہے کہ جس میں ہر قسم کا موضوع سما سکتا ہے، اُصولِ قانون، قانون دانوں کا یا قانون کا علم ہر دو صورتوں میں عوام کے لیے باعثِ افادیت ہے۔ شروع شروع میں ہر ماہرِ قانون، قانون کے ہر موضوع اور زندگی کے ہر عملی پہلو پر اپنی تحقیق جاری رکھتا ہے۔ ایسے مفکرین کے افکار کو ایک کتاب کی صورت میں یک جا کر دیا گیا اور اس کا نام قانون دانوں کی مناسبت سے "اُصولِ قانون" پڑا۔ اُصولِ قانون میں کسی بھی موضوع کو شامل کر لیا جائے تو کسی کو اعتراض نہ ہوگا کیونکہ یہ مفکرین کی آراء کے اظہار کا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے کہ جہاں کسی قسم کی حد بندی اور قدغن نہیں اور اس کی یہی خصوصیت ہے کہ مغربی مفکرین نے اُصولِ قانون کے موضوع پر اپنے اپنے خیال کے مطابق رائے زنی اور افکار کے موتی بکھیرے ہیں۔ ہر مفکر نے اصولِ قانون کی تعریف اپنی صوابدید کے مطابق کی ہے

Jurisprudence is the knowledge of things divine and human—the knowledge of the just and unjust.[1]

"اصولِ قانون سے مراد مختلف قسم کے قواعد کا وہ مجموعہ ہے جن کا تعلق افعالِ انسانی سے ہوتا ہے اور جن کی بجاآوری انسان پر لازم ہے"[2]

"اصولِ قانون مروجہ قانون کے فلسفیانہ مطالعے کا نام ہے"[3]

---

[1] جیورس پروڈنس۔ ایل۔بی۔کرزن۔ ص ۷۔ مطبوعہ لندن ۱۹۸۲ء

[2] اُصولِ قانون ص ۱۷۔ احمد عبداللہ المسدوسی (مطبوعہ کراچی)

[3] جیورس پروڈنس۔ دو وکیل۔ مطبوعہ دہلی۔

"Jurisprudence is the name given to a certain type of investigation into law, an investigation of an abstract general and theoretical nature, which seeks to lay bare, the essential principles of law and legal system." [1]

اُصولِ قانون، موضوعِ قانون کو سمجھانے کا ایک علم ہے۔[2]

"Jurisprudence is the science of civil law." [3]

ان تعریفوں سے یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ:

۱۔ اُصولِ قانون وسیع و عریض علم ہے اس کی کوئی حد نہیں۔ یہ لامحدود ہے انسانوں کے حوالے سے۔

۲۔ اصولِ قانون، قانون کے بارے میں مطالعہ فراہم کرتا ہے جو کہ مخصوص نوعیت کا ہوتا ہے۔

۳۔ اُصولِ قانون مفکرین کے افکار کا گلدستہ ہے جس میں قانون کے رنگ برنگ پھول آراستہ ہیں جو کہ دیگر قوانین اور ماحول کو بجا طور پر متاثر کرتے ہیں۔

اُصولِ قانون کو سمجھے بغیر کوئی شخص قانون دان نہیں بن سکتا۔ کیوں کہ تمام قانونی علوم کا اس میں تھوڑا بہت تذکرہ ضرور ملتا ہے۔ اس لیے اس علم کو تمام قانون کی ماں، تمام قانون کی جڑ یا تمام قانون کی آنکھ کہا جاتا ہے۔ دُنیا کے تمام قانون کے طلبا کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ کیوں کہ یہ علم اصولِ قانون کے حوالے سے قانون کی

(باقی بر صفحہ ۴۷)

---

[1] جیورس پروڈنس ص ۱ فنزرلینڈ۔ مطبوعہ لندن۔ ۱۹۶۶ء

[2] اصول قانون ص ۲۵۔ پروفیسر اظہار احمد رضوی۔ مطبوعہ کراچی ۱۹۸۲ء

[3] جیورس پروڈنس ص ۲ راجہ سید اکبر مطبوعہ لاہور۔

(بقیہ الموازنہ فی الاصول القانون)

تشکیل و تدوین کی غرض اور اہمیت بیان کرتا ہے۔ یہ عوام کے حوالے سے افادیت سامنے لاتا ہے۔ ملکی مقننہ بعدازاں اس افادیت کو جدید انداز سے قانون کی شکل دیتی ہے اور اس کی پابندی عوام کے لیے لازمی نہیں ہے۔ اصولِ قانون کی پابندی عوام کے لیے لازمی نہیں ہے جب کہ قانون کی پابندی عوام کے لیے ضروری ہے۔ اصولِ قانون کا مقصد تو صرف قانون کے لیے بنیاد فراہم کرنا ہے اور اس بنیاد پر قانون بعد میں وجود میں آتا ہے۔

عزم و عزیمت کی لازوال داستان

یادوں کی امانت

سید عمر تلمسانی

ترجمہ : حافظ محمد ادریس

فوٹو آفسٹ کتابت ۔۔۔ سفید کاغذ درآمدی ۔۔۔ مضبوط جلد

البدر پبلی کیشنز - ۲۳ - راحت مارکیٹ اردو بازار - لاہور